پارہ: نمبر 06

دورہ قرآن نوٹس

Prepared by:

ZAHIDA YASIR TEAM

- Saba Adil
- Javeria Atif
- Sadia Alam
- Zahida Yasir

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ ربّ العالمین والصلاۃ والسلام عَلٰی رَسُوْلِہٖ الامین

فالعاقبۃ للمتقین اما بعد

فأعوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیم

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

چھٹا پارہ:

آج ہم پارہ نمبر چھ کریں گے

سورۃ نساء آیت نمبر 148 سے۔

شروع کرتی ہوں اللہ کے پاک نام سے جو بڑا مہربان نہایت ہی رحم کرنے والا ہے۔

آیت نمبر:148

* اللہ اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ کوئی آدمی بری بات پر زبان کھولے سوائے اس کے کہ اس پر ظلم کیا گیا ہو۔

تو بری بات کرنا بری بات کو پھیلانا بری بات کو پروموٹ کرنا یہ سب کچھ تو بہت سخت گناہ ہے لیکن مظلوم کو اس بات کی اجازت دی گئی ہے کہ وہ اپنے ظلم کا اظہار کر سکتا ہے اور اپنے حقوق کے لیے آواز بلند کر سکتا ہے۔

* بے شک اللہ تعالی سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

آیت نمبر:149

* اگر تم اپنی نیکی ظاہر کرو یا اسے چھپا کر کرو اور بہت سی برائیوں سے در گزر کرو تو اللہ ہی معاف کرنے والا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

یہاں پہ اللہ تعالی کے در گزر کرنے کی اور معاف کرنے کی صفت بیان کی گئی کہ اگر انسان بھی دوسروں کو معاف کر دے اور جس کے اوپر ظلم ہوا ہو وہ دوسروں کو معاف کر دے تو اللہ تعالی ضرور اس کو معاف کر دے گا۔ جیسے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ

* کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ تم کو اللہ معاف کر دے۔

تو جب انسان لوگوں کو معاف کرتا ہے تو اللہ تعالی اس کو معاف کر دیتے ہیں۔ ہمارے سامنے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی مثال ہے کہ جب واقعہ افک پیش آیا تو اس کے بعد ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک صحابی جس کی مدد پہلے سے کیا کرتے تھے تو ان کی مدد سے ہاتھ روک لیا تو پھر جب انہیں یہ آیات پتہ چلیں اور اس طرح کی باتیں کہ معاف کرنے کا اور در گزر کرنے کا کتنا زیادہ اجر و ثواب ہے تو انہوں نے انھیں صحابی کی پہلے سے زیادہ مدد کرنا شروع کر دی تھی۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

* جو تم سے برا کرے اس کے ساتھ احسان کرو۔

کیونکہ برے کے ساتھ برا کرنا تو کوئی اس میں اچھی بات نہیں ہے پھر تو دونوں ایک جیسے ہو گئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

* جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا اور جو تم پر ظلم کرے تو اس سے در گزر کرو۔

(صحیح مسلم 6018)

اللہ تعالی ہم سب کے اندر درگزر اور دوسروں کو معاف کرنے والی صفات ہمارے اندر پیدا کرے۔

آیت نمبر:150

* جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں سے کفر کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان تفریق کریں اور کہتے ہیں کہ ہم کسی کو مانیں گے اور کسی کو نہ مانیں گے۔(یعنی کسی ایک پہ ایمان لائیں گے اور جس پہ نہیں دل ہو گا اس پہ ایمان نہیں لائیں گے) وہ کفر اور ایمان کے بیچ میں ایک راستہ نکالنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

آیت نمبر:151

* وہ سب پکے کافر ہیں۔

جو اللہ کے رسولوں میں سے ایک رسول کا بھی انکار کر دے تو وہ اللہ کی نظر میں پکا کافر ہے۔

* اور ایسے کافروں کے لیے ہم نے وہ سزا تیار کر رکھی ہے جو انہیں ذلیل اور رسوا کر دینے والی ہے۔

آیت نمبر:152

* مگر جو لوگ اللہ اور اس کے تمام رسولوں کو مانیں اور ان کے درمیان تفریق نہ کریں ان کو ہم ضرور ان کے اجر عطا کریں گے اور اللہ بڑا درگزر فرمانے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

تو آخرت کی رسوائی سے بچنے کے لیے کیا بات ضروری ہے کہ اللہ کے تمام کے تمام انبیاء علیہ السلام پر ایمان لایا جائے۔

آیت نمبر:153 تا154

* یہ اہل کتاب آج اگر تم سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ تم آسمان سے کوئی کتاب ان پر نازل کرو تو اس سے بڑھ چڑھ کر ظالمانہ مطالبہ یہ پہلے موسی علیہ السلام سے کر چکے ہیں۔ موسی علیہ السلام سے تو انہوں نے کہا تھا کہ ہمارے سامنے خدا کو پیش کرو اور ہمیں خدا کو سامنے دکھا دو اور اسی سرکشی کی وجہ سے یکا یک

ان پر بجلی ٹوٹ پڑی تھی۔ پھر انہوں نے بچھڑے کو اپنا معبود بنالیا حالانکہ یہ کھلی کھلی نشانیاں دیکھ چکے تھے۔ اس پر بھی ہم نے ان سے درگزر کیا۔ ہم نے موسی علیہ السلام کو واضح دلیل اور فرمان عطا کیا۔

* اور ان لوگوں پر کوہ طور کو اٹھا کر ان سے پختہ عہد لیا۔ ہم نے ان کو حکم دیا کہ دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا۔ ہم نے ان سے کہا کہ سبت کا قانون نہ توڑو اور اس پر ان سے پختہ عہد لیا۔

آیت نمبر:155

* آخر کار ان کی عہد شکنی کی وجہ سے اور اس وجہ سے کہ انہوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا اور پیغمبروں کو ناحق قتل کیا اور یہاں تک کہا کہ ہمارے دل غلافوں میں ہیں ہم نے ان پر لعنت کی۔

تو جس سے اللہ تعالی ہدایت کی توفیق چھین لے اور وہ اپنی غلطی کے اوپر ڈٹ جائے تو پھر اس کو توبہ بھی نہیں نصیب ہوتی۔

یہ جو قوم تھی بنی اسرائیل انہوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا تو اس کے بعد ان کے دل اتنے سخت ہو گئے کہ یہ پیغمروں تک کو قتل کرنا شروع ہو گئے اور جب ان کو کوئی نصیحت کی جاتی تھی تو یہ کہتے تھے کہ ہمارے دل تو غلافوں میں بند ہیں ان کے اندر کوئی بات جا ہی نہیں سکتی۔ اس کے پھر جواب اللہ تعالی نے کیا کیا۔

* درحقیقت ان کی باطل پرستی کے سبب اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگادی اور اسی وجہ سے یہ بہت کم ایمان لاتے ہیں۔

آیت نمبر:156

* پھر اپنے کفر میں اتنے بڑھے کہ مریم علیہ السلام پر سخت بہتان لگایا۔

آیت نمبر:157

* اور خود کہا ہم نے مسیح عیسی ابن مریم اللہ کے رسول کو قتل کر دیا ہے۔

پیغمبر کو قتل کر رہے ہیں اور فخر سے اس بات کا اظہار بھی کر رہے ہیں کہ ہم نے اللہ کے پیغمبر کو قتل کر دیا۔

* حالانکہ فی الواقعہ انہوں نے نہ اس کو قتل کیا نہ سولی پر چڑھایا بلکہ معاملہ ان کے لیے مشتبہ کر دیا گیا۔

مشتبہ کیسے کہ اللہ تعالی نے عیسی علیہ السلام کو اوپر آسمان پہ اپنی طرف اٹھالیا تھا اور یہ سمجھتے رہے کہ شائد انھوں نے قتل کر دیا ہے۔

* اور جن لوگوں نے اس کے بارے میں اختلاف کیا ہے وہ بھی دراصل شک میں مبتلا ہیں۔ ان کے پاس اس معاملے میں کوئی علم نہیں ہے محض گمان ہی کی پیروی ہے انہوں نے مسیح کو یقین کے ساتھ قتل نہیں کیا۔

آیت نمبر:158

* بلکہ اللہ نے مسیح علیہ السلام کو اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ زبردست طاقت رکھنے والا اور حکیم ہے۔

آیت نمبر:159

* اور اہل کتاب میں سے کوئی ایسا نہ ہو گا جو عیسی علیہ السلام کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لے آئے گا۔

احادیث میں ہمیں پتہ چلتا ہے کہ عیسی علیہ السلام دوبارہ زمین پر آئیں گے اور اس وقت جتنے بھی عیسائی ہیں یہ سارے مسلمان ہو جائیں گے۔ حضرت عیسی علیہ السلام کے دنیا میں آنے کے بارے میں تقریبا70 سے زیادہ احادیث موجود ہیں۔ وہ نبی کی حیثیت سے نہیں آئیں گے بلکہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہی بنیں گے۔ اور جب وہ نازل ہوں گے اس کے بعد وہ خنزیر کو قتل کریں گے سولی کو گرادیں گے جزیہ ختم کریں گے حج اور عمرے ادا کریں گے دجال کو قتل کریں گے۔ انہی کے زمانے میں

یاجوج ماجوج بھی آئیں گے اور یاجوج ماجوج کا خاتمہ بھی عیسی علیہ السلام کی دعا سے ہی ہو گا اور احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ وہ 40 سال تک رہیں گے۔ بہت تفصیل سے ان کا حلیہ تک احادیث میں بیان کیا گیا ہے۔ تو یہ جتنے نصاریٰ ہیں عیسائی ہیں یہ سارے ان پہ ایمان لے آئیں گے اور سب کے سب مسلمان ہو جائیں گے۔

* اور قیامت کے روز وہ ان پر گواہی دیں گے۔

آیت نمبر:160 تا161:

* غرض ان یہودی بن جانے والوں کی اسی ظالمانہ رویے کی وجہ سے اور اس وجہ سے کہ یہ بکثرت اللہ کے راستے سے روکتے ہیں۔

* اور سود لیتے ہیں جس سے انہیں منع کیا گیا تھا اور لوگوں کے مال ناجائز طریقوں سے کھاتے ہیں ہم نے بہت سی وہ پاک چیزیں ان پر حرام کر دی جو پہلے ان کے لیے حلال تھیں۔

توجب انسان بہت زیادہ گناہ کر رہا ہوتا ہے اپنے اوپر ظلم کر رہا ہوتا ہے تو پھر جواب میں اللہ تعالی بھی اس کے اوپر سختی کرتے ہیں اور آزمائشوں میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ اس لیے اگر گناہ ہو جائے تو فوراً اللہ سے توبہ استغفار کر لینی چاہیے۔

* اور جو لوگ ان میں سے کافر ہیں ان کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

آیت نمبر:162

* مگر ان میں جو لوگ پختہ علم رکھنے والے ہیں اور ایماندار ہیں وہ سب اس تعلیم پر ایمان لاتے ہیں جو تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اور جب تم سے پہلے نازل کی گئی ہے۔

یہ جو علم میں پختہ لوگ ہوتے ہیں نا یہ بہت عاجز ہوتے ہیں ان کے اندر تکبر نہیں ہوتا۔ یہ چھوٹی چھوٹی نیکیاں کرنے کے لیے تیار رہتے ہیں۔ تو ایسے جو لوگ ہیں وہ اللہ تعالی کے پیارے بندے ہیں جو

پچھلی کتابوں پہ بھی ایمان لاتے ہیں اور جو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پہ نازل کی گئی اس پہ بھی ایمان لاتے ہیں۔ یہی سچے اہل علم لوگ ہیں اور جو سچے اہل علم ہوں ان کے اندر تکبر نہیں ہوتا وہ حق دیکھتے ہیں تو وہ پہچان لیتے ہیں۔

* یہ لوگ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ کی پابندی کرتے ہیں.

زکوۃ پابندی کے ساتھ ادا کرتے ہیں

* اور اللہ اور روز آخرت پر سچا عقیدہ رکھنے والے ہیں ان لوگوں کو ہم ضرور اجر عظیم عطا کریں گے۔

آیت نمبر:163

* اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے تمہاری طرف اسی طرح وحی بھیجی ہے جس طرح نوح علیہ السلام اور اس کے بعد کے پیغمبروں کی طرف بھیجی تھی ہم نے ابراہیم اور اسماعیل اسحاق اور یعقوب اور اولاد یعقوب عیسی اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کی طرف وحی بھیجی۔ ہم نے داؤد علیہ السلام کو زبور دی۔

آیت نمبر:164

* ہم نے ان رسولوں پر بھی وحی نازل کی ہے جن کا ذکر ہم اس سے پہلے تم سے کر چکے ہیں اور ان رسولوں پر بھی وحی کی جن کا تم سے ذکر نہیں کیا۔

تقریبا جو رسولوں کی تعداد احادیث میں ہمیں پتہ چلتی ہے وہ 304 ہے۔ مختلف روایات ہیں لیکن 304 کے بارے میں بھی روایت موجود ہے۔ البتہ انبیاء علیہ السلام ایک لاکھ 24 ہزار ہیں۔

* ہم نے موسی علیہ السلام سے اس طرح گفتگو کی جس طرح گفتگو کی جاتی ہے۔

جیسے دو بندے آپس میں ایک دوسرے سے بات چیت کرتے ہیں ایسے اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام سے بات چیت کی۔

آیت نمبر:165

* یہ سارے رسول خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے بنا کر بھیجے گئے۔

یعنی صرف خوشخبری نہیں بلکہ اللہ کی عذاب سے ڈراتے بھی تھے اور جنت کی بشارت بھی دیتے تھے۔

* تاکہ ان کو مبعوث کر دینے کے بعد لوگوں کے پاس اللہ کے مقابلے میں کوئی حجت نہ رہے کہ اللہ نے ہمیں خبر دار نہیں کیا تھا۔ بے شک اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے۔

آیت نمبر:166 تا167

* اللہ گواہی دیتا ہے کہ جو کچھ اس نے تم پر نازل کیا ہے اپنے علم سے نازل کیا ہے اور اس پر فرشتے بھی گواہ ہیں اگرچہ اللہ کا گواہ ہونا ہی کافی ہے۔

* جو لوگ اس کو ماننے سے انکار کر دیتے ہیں اور دوسروں کو خدا کے راستے سے روکتے ہیں وہ یقیناً گمراہی میں حق سے بہت دور نکل چکے ہیں۔

اتنے دور نکل گئے ہیں کہ اب ان کا واپس پلٹنا بھی مشکل ہے۔

آیت نمبر:168 تا171

* اس طرح جن لوگوں نے کفر اور ظلم (ظلم کیا ہے شرک۔۔) کا راستہ اختیار کیا اللہ ان کو ہر گز معاف نہیں کرے گا اور انہیں کسی راستے کی ہدایت نہ دے گا۔

* سوائے جہنم کے وہ جہنم جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور اللہ کے لیے یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔

* اے لوگوں! یہ رسول تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق لے کر آگیا ہے۔ اس پر ایمان لے آؤ یہی تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر انکار کرتے ہو تو جان لو کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ کا ہے اور اللہ علیم ہے اور حکیم ہے۔

* اے اہل کتاب! اپنے دین میں غلو نہ کرو اور اللہ کی طرف حق کے سوا کوئی بات منسوب نہ کرو۔ مسیح عیسیٰ ابن مریم اس کے سوا کچھ نہ تھے کہ اللہ کا ایک رسول اور ایک فرمان، جو اللہ نے مریم کی طرف بھیجا۔ وہ ایک روح تھی اللہ کی طرف سے جس نے مریم کے رحم میں بچے کی شکل اختیار کی۔ پس تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور نہ کہو کہ تین ہیں۔

یہ بات کہنا بہت بڑی بات ہے کہ کوئی کہے کہ اللہ تین ہیں اللہ تعالی نے صرف اتنا کہا ہے کہ یہ نہ کہو کہ تین ہیں۔

* باز آجاؤ اس بات سے یہ تمہارے لیے بہتر ہے اللہ تو بس ایک ہی ہے وہ بلند ہے۔ وہ بالاتر ہے اس بات سے کہ کوئی اس کا بیٹا ہو زمین اور آسمانوں کی ساری چیزیں اسی کی ملکیت میں ہے اللہ خود ہی کافی کارساز ہے۔

یعنی اللہ تعالی اکیلے ہی کارساز ہے۔ اللہ کو کسی بیٹے کی کسی مددگار کی ضرورت نہیں ہے۔ اور یہاں پہ ہمیں دین میں غلو کرنے سے منع کیا گیا ہے کہ جیسے عیسائیوں نے کیا تھا۔

عیسائیوں نے کیا کیا؟ کہ عیسی علیہ السلام کو اللہ تعالی کا بیٹا بنالیا اور پھر کچھ ایسے لوگ ہیں کہ جنہوں نے نبی کا انکار کر دیا۔ اب عیسائیوں نے ایک طرف تو اللہ کے ایک نبی کو اللہ کا بیٹا بنا دیا اور دوسرے نبی جو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم ان کا انکار کر دیا تو ان دونوں چیزوں سے بچنے کی ضرورت ہے۔ اور دین میں انبیاء علیہ السلام کا اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا جو مقام اللہ تعالی نے مقرر کر دیا ہے اس مقام سے ان کو آگے پیچھے نہیں کرنا چاہیے۔

خود رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بارے میں فرمایا کہ

* میں محمد بن عبد اللہ ہوں اللہ کا بندہ ہوں اللہ کا رسول ہوں واللہ۔ اللہ کی قسم میں نہیں چاہتا کہ تم لوگ مجھے اس مقام سے بلند کر دو جو اللہ نے میرے لیے مقرر کیا ہے۔

تو یہ بہت نازک معاملہ ہے انبیاء علیہ السلام کے مقام کا۔ اللہ تعالی ہماری اس معاملے میں اصلاح فرمائے۔

آیت نمبر:172

* مسیح علیہ السلام نے کبھی اس بات کو عار نہیں سمجھا کہ وہ اللہ کا ایک بندہ ہو۔

کیونکہ وہ اللہ کے بندے تھے اللہ کے نبی تھے تو انہیں اس بات میں کیا عار۔۔ عیسی علیہ السلام تو خود اللہ کے سامنے جھکنے والے اور متقی اور عاجزی اختیار کرنے والے تھے

* اور نہ مقرب ترین فرشتے اس بات کو اپنے لیے عار سمجھتے ہیں اگر کوئی اللہ کی عبادت سے عار سمجھتا ہے اور تکبر کرتا ہے تو ایک وقت آئے گا جب اللہ اس کو ہر طرف سے گھیر کر اپنے سامنے حاضر کرے گا۔

آیت نمبر:173

* اس وقت وہ لوگ جنہوں نے ایمان لا کر نیک کام کیے وہ اپنے پورے پورے اجر پائیں گے اور اللہ اپنے فضل سے ان کو مزید اجر بھی عطا فرمائے گا۔ ایکسٹرا بھی ملے گا۔ اپنے اعمال کے مطابق بھی ملے گا اور اس کے بعد اللہ کی رحمت سے مزید بھی اجر ملیں گے۔

* اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی بندگی سے تکبر کیا ان کو اللہ تعالی دردناک سزا دیں گے اور اللہ کے سوا وہ کسی کو دوست و مددگار نہ پائیں گے۔

آیت نمبر:174

* اے لوگوں تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف روشن دلیل آچکی ہے (یعنی قرآن پاک) اور ہم نے تمہاری طرف ایسی ہی روشنی بھیج دی ہے جو تمہیں صاف صاف رستہ دکھانے والی ہے۔

* اب جو لوگ اللہ کی بات مان لیں گے اور اللہ کا سہارا مضبوط تھام لیں گے ان کو اللہ اپنی رحمت اور اپنے فضل و کرم کے دامن میں لے لے گا اور اپنی طرف آنے کا سیدھا راستہ ان کو دکھا دے گا۔

اللہ تعالی نے تو قرآن پاک دے دیا ہدایت کا سرچشمہ دے دیا۔ صراط مستقیم دکھا دیا۔ اب کوئی خود اس پہ نہ چلنا چاہے تو یہ تو اس کی اپنی مرضی ہے۔ کھانا کسی بندے کے سامنے پڑا ہے لیکن اگر وہ خود ہی خود کو بھوکا رکھنا چاہے تو پھر تو وہ خود پہ خود ظلم کر رہا ہے۔

آیت نمبر:176

* لوگ تم سے کلالہ کے معاملے میں فتویٰ پوچھتے ہیں کہو اللہ تمہیں فتوی دیتا ہے ان کے معاملے میں

کلالہ کون ہے کہ جس کی ماں باپ اور اولاد دونوں نہ ہوں اور وہ جائیداد چھوڑ جائے تو ان کے معاملے میں لوگ فتویٰ پوچھتے تھے

* اگر کوئی شخص بے اولاد مر جائے اور اس کی ایک بہن ہو۔

اب ایک مرد ہے جس کی ایک بہن ہے اور وہ بے اولاد فوت ہو گیا اور والدین بھی نہیں ہیں۔

* تو وہ بہن اس کے ترکے میں سے نصف حصہ پائے گی اور اگر بہن بے اولاد مرے تو وہ بھائی پورے کا پورا اسکا وارث ہو گا اور اگر میت کی وارث دو بہنیں ہوں تو وہ کل ترکے میں سے دو تہائی کی حقدار ہوں گی۔ اور اگر کئی بھائی بہن ہوں تو عورت کا ایک حصہ اور مرد کا دہرا حصہ ہو گا۔ اللہ تمہارے لیے اپنے احکامات کی وضاحت کرتا ہے تاکہ تم بھٹکتے نہ پھرو اور اللہ تعالی ہر شے کا علم رکھتا ہے۔

سورۃ المائدہ

یہاں پہ سورت نساء مکمل ہوئی اور اب سورت المائدہ شروع کریں گے۔

یہ ایک ایسی سورت ہے کہ جس کا کوئی حکم کوئی حصہ منسوخ نہیں ہے۔ اس سورت میں اللہ تعالی نے بہت دفعہ یایھا الذین امنو کہہ کر پکارا اور کہا جاتا ہے کہ سب سے زیادہ اسی سورت میں اللہ تعالی نے ایمان والوں کو مخاطب کیا ہے۔

تقریبا 16 دفعہ اس سورت میں اللہ تعالی نے یایھا الذین امنو کہہ کر ایمان والوں کو مخاطب کیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آیت نمبر: 1

* اے لوگوں جو ایمان لائے ہو اپنے وعدوں کی پوری پابندی کرو۔۔۔۔

بنی اسرائیل پر بھی وعدے توڑنے کی وجہ سے لعنت کی گئی تو یہاں پہ جب ایمان والوں کو مخاطب کیا تو سب سے پہلی بات یہ کہی کہ اپنے وعدے پورے کرو۔

ویسے بھی احادیث نے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ

* اس شخص کا دین ہی نہیں جس میں وعدوں کی پابندی نہیں۔

جس میں عہد کی پاسداری نہیں اس کا تو دین ہی نہیں اور وعدے توڑنے والے پر ویسے بھی دشمن آسانی سے مسلط ہو جاتے ہیں۔

* تمہارے لیے مویشی کی قسم کے سب جانور حلال کیے گئے سوائے ان کے کہ جو آگے چل کے تم کو بتائے جائیں گے لیکن احرام کی حالت میں شکار کو اپنے لیے حلال نہ کر لو۔۔۔

احرام جب کوئی انسان حج یا عمرے کے احرام باندھ لیتا ہے تو اس کے لیے خشکی کا شکار حرام ہو جاتا ہے۔

* بے شک اللہ جو چاہتا ہے وہ حکم دیتا ہے

آیت نمبر:2

* اے لوگوں جو ایمان لائے ہو خدا پرستی کی نشانیوں کو بے حرمت نہ کرو نہ حرام مہینوں میں سے کسی کو حلال کر لو نہ قربانی کے جانوروں پر دست درازی کرو نہ ان جانوروں پر ہاتھ ڈالو جن کی گردنوں میں نذر خداوندی کی علامت کے طور پر پٹے پڑے ہوئے ہیں۔ نہ ان لوگوں کو چھیڑو جو اپنے رب کے فضل اور اس کی خوشنودی کی تلاش میں کعبہ (یعنی حج یا عمرے) کی طرف جارہے ہیں ہاں جب احرام کی حالت ختم ہو جائے تو تم خشکی کا شکار کر سکتے ہو۔ اور دیکھو ایک گروہ مشرکین مکہ نے تمہارے لیے مسجد الحرام کا راستہ بند کر دیا تھا تو اس پر تمہارا غصہ تمہیں اتنا مشتعل نہ کر دے کہ تم بھی ان کے مقابلے میں زیادتیاں کرنے لگو۔

دشمن کے اوپر بھی زیادتیاں کرنے سے منع کیا جارہا ہے ان کے ساتھ بھی نیکی کرنے کا حکم دیا جارہا ہے۔ دشمن جو خود پہلے زیادتیاں کر چکا ھے اس کے ساتھ بھی احسان کا معاملہ کرو۔ یہ ہے ہمارا مذہب اسلام۔

* جو نیکی کے کام اور خدا ترسی کے کام تم کروگے ان میں سب ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو۔

نیکی کے کام اکیلے اکیلے نہ کرو تعاون کے ساتھ کرو دوسروں کو بھی شریک ٹھہراؤ اور ایسے میں کیا ہوگا کہ ایک اکیلا تو ایک تھا تو جب دو مل جائیں گے ایک اور ایک وہ 11 بن جائیں گے۔

* اور جو گناہ اور زیادتی کے کام ہیں ان میں کسی سے تعاون نہ کرو اور اللہ سے ڈرو اس کی سزا بہت سخت ہے۔

تو یہ ایک عام وصیت ہے جو اہل ایمان کو کی جارہی ہے کہ نیکی کے کام مل جل کے ایک دوسرے کے ساتھ کرو دشمنوں کو معاف کرو اور گناہ کے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون نہ کرو بلکہ ایک دوسرے کو روکو۔

آیت نمبر:3

* تم پر حرام کیا گیا وہ مردار خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جو خدا کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کیا گیا ہو وہ جو گلا گھٹ کر مر جائے یا چوٹ کھا کر مر جائے یا بلندی سے گر کر مر جائے یا ٹکر کھا کر مرا ہو یا جسے کسی درندے نے پھاڑا ہو یہ سب کے سب جانور حرام ہو چکے سوائے اس کے کہ جسے تم نے زندہ پا کر ذبح کر لیا (تو جسے زندہ پا کے ذبح کر لیا وہ حلال ہو گیا) اور وہ جو کسی استانے پر ذبح کیا گیا ہو (وہ بھی حرام ہے) نیز یہ بھی تمہارے لیے کھانا جائز نہیں کہ تیروں اور پھانسوں کے ذریعے سے اپنی قسمت معلوم کرو۔

اسی طرح ہاتھ دکھا کے بھی تو اپنی قسمت معلوم کروانا یہ سب کچھ کفر ہے اور یہ سب کچھ گناہ کی باتیں ہیں۔

* یہ سب کام گناہ ہیں آج کافروں کو تمہارے دین کی طرف سے مکمل مایوسی ہو چکی ہے۔ لہٰذا ان سے نہ ڈرو بلکہ مجھ سے ڈرو۔ آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لیے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور تمہارے لیے اسلام کو دین کی حیثیت سے پسند کر لیا ہے۔۔۔۔

یہ آیت جب نازل ہوئی تو ایک یہودی کہنے لگا کہ اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو خوشی مناتے۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہ جو اپنی نعمت، ہدایت کی نعمت، امتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر مکمل کی ہے تو یہ خوشی منانے والی بات ہے اور یہ آیت بھی خوشی منانے والی ہے یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دین کی تکمیل ہمارے اوپر مکمل کی ہے۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ

* جو چیز تمہیں جنت کے قریب کر سکتی ہے میں نے تم کو اس کے بارے میں علم دے دیا ہے اس کے بارے میں بتادیا اس کا حکم دے دیا ہے اور جو چیز تم کو جہنم سے دور کر سکتی ہے وہ بھی بتادی ہے۔

تو اب دین سارے کا سارا مکمل ہو چکا ہے اس میں مزید کسی اضافے کی ضرورت نہیں

* البتہ جو شخص بھوک سے مجبور ہو کر ان میں سے کوئی چیز کھالے (جو پہلے حرام چیزوں کی بات ہوئی ان کے بارے میں ارشاد ہو رہا ہے کہ اگر ان میں سے کوئی شخص کوئی چیز مجبوری کی وجہ سے کھالے) اور وہ گناہ کی طرف رجحان نہ رکھتا ہو تو اللہ تعالی ایسے شخص کو معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

آیت نمبر:4

* لوگ پوچھتے ہیں کہ ان کے لیے کیا حلال کیا گیا کہو تمہارے لیے ساری پاک چیزیں حلال کر دی گئی ہیں اور جن شکاری جانوروں کو تم نے سدھایا ہو اور جن کو خدا کے دیے ہوئے علم کی بنا پر تم شکار کی تعلیم دیا کرتے ہو وہ جس جانور کو تمہارے لیے پکڑ رکھے اس کو بھی تم کھا سکتے ہو۔

جیسے کتے کو شکار سکھا کے تو جب اس کو چھوڑا جاتا ہے اگر اس کو بسم اللہ پڑھ کے چھوڑا گیا تو پھر وہ جو شکار پکڑ کے لائے گا تو وہ حلال ہے۔

* البتہ اس وقت اللہ کا نام لے لو اور اللہ کا قانون توڑنے سے ڈرو اللہ کو حساب لیتے کچھ دیر نہیں لگتی۔

آیت نمبر:5

* آج تمہارے لیے ساری پاک چیزیں حلال کر دی گئی ہیں اہل کتاب کا کھانا تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لیے۔ اور پاکیزہ عورتیں بھی تمہارے لیے حلال ہیں چاہے وہ اہل ایمان کے گروہ سے ہوں یا ان قوموں سے جن کو ہم نے تم سے پہلے کتاب دی (یعنی یہ جو اہل کتاب ہیں۔

تو اہل کتاب کی عورتوں سے مسلمان مردوں کی شادی کرنا جائز ہے۔

* بشرطیہ تم ان کے مہر ادا کر کے نکاح میں ان کے محافظ بنو۔ نہ کہ آزاد شہوت رانی کرنے لگو یا چوری چھپے دوستیاں کرو۔ اور جو کسی نے ایمان کی روش پر چلنے سے انکار کیا تو اس کا سارا کارنامہِ زندگی ضائع ہو جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہو گا۔

آیت نمبر:6

* اے لوگوں جو ایمان لائے ہو جب تم نماز کے لیے اٹھو تو چاہیے کہ اپنے منہ اور ہاتھ کہنیوں تک دھولو سروں پر ہاتھ پھیر لو اور پاؤں اور ٹخنوں تک دھولیا کرو۔

(وضو کا طریقہ بتایا جا رہا ہے یہاں پہ۔۔۔)

* اگر جنابت کی حالت میں ہو تو نہا کر پاک ہو جاؤ اگر بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو یا تم میں سے کوئی شخص رفع حاجت کر کے آئے یا تم نے عورتوں کو ہاتھ لگایا ہو۔

(مباشرت مراد ہے کہ اگر عورتوں کے ساتھ مباشرت کی ہو)

* اور پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے کام لو یعنی تیمم کر لو) پس مٹی پر ہاتھ مار کر اپنے منہ اور ہاتھوں پر پھیر لیا کرو۔

تو یہاں پہ وضو کے ساتھ تیمم کا طریقہ بھی بتا دیا کہ مٹی پہ ہاتھ مارو اور پھر اس ہاتھ کو اپنے چہرے پہ اور ہاتھوں پہ پھیر لو۔

* اللہ تم پر زندگی کو تنگ نہیں کرنا چاہتا بلکہ اللہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کرے اور تمہاری نعمت تم پر تمام کر دے تا کہ تم شکر گزار بنو۔

یہاں پہ نعمت کیا ہے؟؟

وضو کرنا۔۔۔ تیمم کرنا۔۔۔

وضو کے ذریعے گناہ دھل جاتے ہیں۔ جراثیم بھی صاف ہو جاتے ہیں۔ تو یہاں پہ وضو نعمت مراد ہے کہ اگر پانی نہیں بھی ہے تب بھی تیمم سے کرلو۔

اور قیامت کے دن بھی جب آئے گا تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم حوض کوثر بھی اپنی امت کو بلا رہے ہوں گے اور کیسے پہچانیں گے ؟؟؟ امت کے وضو کی نشانوں سے پہچانیں گے۔

جو وضو کی اعضاء ہیں وہ چمک رہے ہوں گے جس کی وجہ سے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو پکاریں گے اور پہچانیں گے اور انہیں حوض کوثر کا پانی نصیب ہو گا۔

آیت نمبر:7 تا 11

* اللہ نے تم کو جو نعمت عطا کی ہے اس کا خیال رکھو اور اس پختہ وعدے کو نہ بھولو جو اس نے تم سے لیا ہے یعنی تمہارا یہ قول کہ ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت قبول کی۔ اللہ سے ڈرو اللہ دلوں کے راز تک خوب جانتا ہے۔

* اے لوگوں جو ایمان لائے ہو اللہ کی خاطر حق پر قائم رہنے والے اور انصاف کی گواہی دینے والے بنو۔ کسی گروہ کی دشمنی تم کو اتنا مشتعل نہ کر دے کہ انصاف سے ہٹ جاؤ۔ عدل کرو یہ تقوی کے زیادہ قریب ہے۔ اللہ سے ڈر کر اس کام کرو جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالی اس سے پوری طرح باخبر ہے۔

* جو لوگ ایمان لائیں اور نیک عمل کریں اللہ نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ ان کی خطاؤں سے درگزر کرے گا اور انہیں بڑے اجر ملیں گے۔

* رہے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی آیات کو جھٹلایا تو وہ دوزخ میں جانے والے ہیں۔

* اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کے اس احسان، اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جو اس نے تم پر کی ہے جبکہ ایک گروہ نے تم پر ہاتھ بڑھانے کا ارادہ کر لیا تھا مگر اللہ نے ان کے ہاتھ تم سے روک دیے۔ اللہ سے ڈر کر کام کرتے رہو ایمان رکھنے والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ ہونا چاہیے۔

تو جب دشمن کے ہاتھ کو یا دشمن سے اللہ تعالی جنگ میں بچا لے تو یہ اللہ تعالی کا امتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہ بہت بڑا احسان ہے

آیت نمبر:12 تا13

* اللہ نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا تھا اور ان میں 12 نقیب مقرر کیے تھے اور ان سے کہا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نے نماز قائم رکھی اور زکوۃ دی اور میرے رسولوں کو مانا اور ان کی مدد کی اور اپنے خدا کو اچھا قرض دیتے رہے تو یقین رکھو میں تمہاری برائیاں تم سے ختم کر دوں گا اور تم کو ایسے باغوں میں داخل کر دوں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ مگر اس کے بعد جس نے تم میں سے کفر کی روش اختیار کی تو در حقیقت اس نے سیدھا راستہ گم کر دیا۔

* پھر یہ ان کا اپنے عہد کو توڑ ڈالنا تھا جس کی وجہ سے ہم نے ان کو اپنی رحمت سے دور پھینک دیا اور ان کے دل سخت کر دیے۔

تو جب کوئی انسان وعدے توڑ تا ہے تو اس کا دل سخت ہو جاتا ہے پھر اس کو بڑی بڑی نصیحت بھی فائدہ نہیں پہنچاتی۔

* اب ان کا حال یہ ہے کہ الفاظ کا الٹ پھیر کر کے بات کو کہیں سے کہیں پہنچا دیتے ہیں جو تعلیم انھیں دی گئی تھی اس کا بڑا حصہ تو بھول چکے ہیں اور آئے دن تمہیں ان کی کسی نہ کسی خیانت کا پتہ چلتا رہتا ہے۔ان میں سے بہت کم لوگ اس عیب سے بچے ہوئے ہیں۔پس اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! انہیں معاف کر دو اور ان کی حرکات سے درگزر کرو اللہ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو احسان کی روش رکھتے ہیں۔

تو کیسے کیسے دشمنوں کو معاف کرنے کا اللہ تعالیٰ حکم دے رہے ہیں کہ جو وعدوں کو بھی توڑ دیں، جو الفاظ کا بھی الٹ پھیر کریں، جو اللہ کی کتاب کے بڑے حصے کو بھی بھول جائیں لیکن ان کے ساتھ بھی درگزر کرو اور احسان کرو۔

آیت نمبر:14 تا17

* اسی طرح ہم نے ان لوگوں سے بھی پختہ عہد لیا تھا جنہوں نے کہا تھا کہ ہم نصاریٰ ہیں مگر ان کو بھی جو سبق یاد کرایا گیا تھا اس کا بڑا حصہ انہوں نے بھلا دیا۔ آخر کار ہم نے ان کے درمیان قیامت تک کے لیے دشمنی اور آپس میں عداوت کا بیج بو دیا اور ضرور ایک وقت آئے گا جب اللہ انہیں بتائے گا کہ وہ دنیا میں کیا کام کرتے رہے ہیں۔

* اے اہل کتاب ہمارا رسول تمہارے پاس آگیا ہے۔(یعنی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم) جو کتاب الٰہی کی بہت سی ان باتوں کو تمہارے سامنے کھول کر بیان کر رہا ہے جن پر تم پردہ ڈالا کرتے تھے (جن کو تم چھپایا کرتے تھے) اور بہت سی باتوں سے درگزر بھی کر جاتا ہے۔ تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی اور نور آچکا ہے اور ایسی ایک حق کی کتاب۔

* جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو اس کی رضا کے طالب ہیں سلامتی کے طریقے بتاتا ہے اور اپنے حکم سے ان کو اندھیروں سے اجالے کی طرف لے کر آتا ہے اور ہدایت کی رہنمائی کرتا ہے۔

* یقیناً کفر کیا ان لوگوں نے جنہوں نے کہا کہ مسیح ابن مریم خدا ہے (کہا کہ مسیح ابن مریم وہی اللہ ہے) اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کہو اگر خدا مسیح ابن مریم کو اور اس کی ماں کو اور تمام زمین والوں کو ہلاک کر دینا چاہے تو کس کی مجال ہے کہ اللہ کو اس کے ارادے سے باز رکھ سکے۔ اللہ تو زمین اور آسمانوں کا اور ان سب چیزوں کا مالک ہے جو زمین اور آسمانوں کے درمیان پائی جاتی ہیں۔ وہ جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔

یعنی جیسے چاہے پیدا کرے۔ مسیح علیہ السلام کو کیوں وہ خدا مانتے تھے کہ بن باپ کے پیدا ہوئے تو اللہ تعالی فرما رہے ہیں کہ اللہ جو چاہے پیدا کرے جیسے چاہے پیدا کرے۔

* اللہ تعالی تو ہر شے پر قادر ہے۔

آیت نمبر:18 تا 19

* یہود و نصاریٰ کہتے ہیں ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے لاڈلے ہیں ان سے پوچھو پھر وہ تمہارے گناہوں پر تمہیں سزا کیوں دیتا ہے در حقیقت تم بھی ویسے ہی انسان ہو جیسے دوسرے انسان اللہ نے پیدا کیے۔ وہ جسے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے سزا دیتا ہے زمین اور آسمان اور اس کے درمیان کی ساری چیزیں اللہ کی ہی ملکیت ہیں اور اسی کی طرف سب کو جانا ہے۔

* اے اہل کتاب! ہمارا یہ رسول ایسے وقت تمہارے پاس آیا ہے اور دین کی واضح تعلیم تمہیں دے رہا ہے جبکہ رسولوں کی آمد کا سلسلہ ایک مدت سے بند تھا تاکہ تم یہ نہ کہہ سکو کہ ہمارے پاس کوئی خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا نہیں آیا۔ لہٰذا دیکھو وہ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا آگیا ہے اور اللہ تعالی ہر شے پر قادر ہے۔

آیت نمبر20:

* یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ اے میری قوم کے لوگوں! اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جو اس نے تم پر کی ہے۔ اس نے تم میں انبیاء پیدا کیے تم کو فرمانبردار بنایا اور تم کو جو کچھ دیا وہ دنیا میں کسی کو نہ دیا تھا۔

اسی وجہ سے تو یہ خود کو اللہ کا بہت لاڈلا سمجھتے تھے کہ اللہ تعالی نے ان کے اوپر بہت نعمتیں کی تھیں اور ان کو پورے جہان والوں پر فضیلت عطا کی تھی۔

آیت نمبر:21تا22

* اے میری قوم اس مقدس سرزمین میں داخل ہو جاؤ جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ رکھی ہے۔(فلسطین کی بات ہے کہ جہاں سے تم نکل چکے تھے وہاں پہ اب واپس جاؤ۔) اے میری قوم اس مقدس سرزمین میں داخل ہو جاؤ جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دی ہے پیچھے نہ ہٹو ورنہ ناکام اور نامراد ہو جاؤ گے۔

* قوم نے جواب دیا اے موسیٰ! وہاں تو بڑے زبردست اور جابر لوگ رہتے ہیں۔ بے شک ہم وہاں ہرگز نہ جائیں گے۔(ہمیں ڈر لگتا ہے ان ظالم جابر لوگوں سے ہم وہاں ہرگز نہ جائیں گے) جب تک کہ وہ وہاں سے نکل نہ جائیں ہاں اگر وہ نکل گئے تو ہم داخل ہونے کے لیے تیار ہیں۔

ہم نے خود سے کوئی کام نہیں کرنا ہم نے خود سے محنت نہیں کرنی۔ وہ ظالم جابر اگر وہاں سے نکل جائیں پھر ہم اس سرزمین میں جاسکتے ہیں۔

آیت نمبر23:

* ان ڈرنے والوں میں دو شخص ایسے بھی تھے جن کو اللہ نے اپنی نعمت سے نوازا تھا۔(یعنی علم سے عقل سے) انہوں نے کہا کہ ان جباروں کے مقابلے میں دروازے کے اندر گھس جاؤ۔ جب تم اندر پہنچ جاؤ گے تو تم ہی غالب رہو گے۔ اللہ پر بھروسہ رکھو اگر تم مومن ہو۔

تو دو چیزیں یہاں سے پتہ چل رہی ہیں۔۔۔

ا۔ پہلے تو کوشش کرنی چاہیے کام کے لیے۔۔۔

۲۔ اور دوسرا اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔

نیگیٹو سوچیں نہیں آنے دینی چاہیے کہ انسان کچھ کر ہی نہ سکے۔ بلکہ پہلے کوشش کریں محنت کریں اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ پہ بھروسہ رکھے۔

اور یہاں سے بنی اسرائیل اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم کا بھی ایک فرق پتہ چل رہا ہے نا۔۔۔ کہ جب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہ کو جنگ کے لیے بلایا تھا تو صحابہ کرام نے کیا کہا تھا کہ آپ اگر ہمیں دریا میں کودنے کا بھی حکم دیں گے تو ہم کود جائیں گے اور موسی علیہ السلام کی قوم کیا کہتی تھی کہ تم اور تمہارا خدا جا کے لڑو تو یہ ان دو کا فرق ہے۔

آیت نمبر:24تا26

* انہوں نے پھر بھی یہی کہا اے موسی ہم تو وہاں کبھی نہ جائیں گے جب تک وہ قوم وہ ظالم قوم وہاں پہ موجود ہے بس تم اور تمہارا رب دونوں جاؤ اور لڑو ہم یہاں بیٹھے ہیں۔

* اس پر موسی نے کہا اے اللہ تعالی! میرے اختیار میں میری قوم نہیں میری اپنی ذات اور میرا بھائی میرے اختیار میں ہے پس تو ہمیں ان نافرمان لوگوں سے الگ کر دے۔

* اللہ نے جواب دیا اچھا تو وہ اس زمین ان پہ 40 سال تک ان پر حرام ہے۔

وہ سرزمین پھر ان کے اوپر 40 سال تک حرام کر دی گئی تو وہ اس سرزمین میں، فلسطین میں 40 سال تک داخل نہیں ہو سکتے تھے۔

* یہ زمین میں مارے مارے پھریں گے اور ان نافرمانوں کی حالت پر ہرگز ترس نہ کھاؤ۔

جو انسان ہدایت پہ نہیں چلتا وہ پھر دنیا میں ہی ذلیل اور رسوا ہو جاتا ہے۔

آیت نمبر:27

* اور ذرا انہیں آدم کے دو بیٹوں کا قصہ تو سناؤ جب ان دونوں نے قربانی کی تو ان میں سے ایک کی قربانی کو اللہ نے قبول کیا اور دوسرے کی قربانی نہ قبول کی گئی۔ اس نے کہا میں تجھے مار ڈالوں گا۔

حسد کرنے لگا بھائی سے کہ اس کی قربانی قبول ہو گئی اور میری نہیں قبول ہوئی۔

* اس نے جواب دیا اللہ تو متقی لوگوں کی ہی نظریں قبول کرتا ہے۔

آیت نمبر:28تا30

* اگر تو مجھے قتل کرنے کے لیے ہاتھ اٹھائے گا تو میں تجھے قتل کرنے کے لیے کبھی ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا۔ میں اللہ تعالی سے جو رب العالمین ہے اس سے ڈرتا ہوں۔

* میں چاہتا ہوں کہ میرا اور اپنا گناہ تو ہی سمیٹ لے اور دوزخی بن کر رہ۔

ایسی بات نہیں ہے کہ وہ بھائی ان کو بد دعا دے رہا تھا بلکہ ایک طرح سے اللہ کی عذاب سے ڈرا کے تو خوف دلا رہا تھا نصیحت کر رہا تھا ڈرانے والے انداز میں۔

* ظالموں کے ظلم کا یہی ٹھیک بدلہ ہے۔

آیت نمبر:30

* آخر کار اس کے نفس نے اپنے بھائی کا قتل اس کے لیے آسان کر دیا اور وہ اسے مار کر ان لوگوں میں شامل ہو گیا جو نقصان اٹھانے والے ہیں۔

* پھر اللہ نے ایک کوا بھیجا جو زمین کھودنے لگا تا کہ اس کو بتائے کہ اپنے بھائی کی لاش کیسے چھپاؤ یہ دیکھ کر وہ بولا ہائے افسوس مجھ پر میں اس کوے جیسا بھی نہ ہو سکا کہ اپنے بھائی کی لاش چھپانے کی تدبیر نکال لیتا اور اس کے بعد وہ اپنے کیے پر بہت پچھتایا۔

یہ جو ندامت اور پچھتاوے ہیں نا یہ بہت نیگیٹو فیلنگز ہیں اور یہ انسان کو اندر سے کھا جاتے ہیں۔

دو طرح کے پچھتاوے اس نے دونوں سے بچنا چاہیے۔ ایک تو وہ کہ انسان کوئی ایسا کام کر گزرے جو اس کو نہیں کرنا چاہیے تھا اور بعض دفعہ اس کے اوپر پچھتاتے جو اس کو کرنا چاہیے تھا اور وہ وہ نہ کر سکے۔۔ تو یہ جو کاش، اگر، مگر ہے یہ انسان کو اندر سے کھا جاتا ہے انسان کے اندر امیونٹی قوت مدافعت بھی کم ہو جاتی ہے اور بلکہ احادیث میں تو یہ آتا ہے کہ یہ شیطان کے کلمات ہیں کہ کاش ایسا ہو جاتا، کاش میں یہ کر جاتا ان باتوں سے بچنا چاہیے۔۔۔

آیت نمبر:32تا33

* اسی وجہ سے بنی اسرائیل پر ہم نے یہ فرمان لکھ دیا تھا کہ جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا اس نے اس نے گویا تمام انسانوں کو قتل کر دیا اور جس نے کسی کی جان بچائی اس نے گویا تمام انسانوں کو زندگی بخش دی۔ مگر ان کا حال یہ ہے کہ ہمارے رسول ان کے پاس کھلی کھلی ہدایات لے کر آئے پھر بھی ان میں سے کثرت سے وہ لوگ ہیں جو زمین میں زیادتیاں کرنے والے ہیں۔

* بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں اس کے لیے کوشش کرتے پھرتے ہیں کہ زمین میں فساد برپا ہو ان کی سزا یہ ہے کہ قتل کیے جائیں یا سولی پر چڑھائے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ ڈالے جائیں کیا وہ جلا وطن کر دیے جائیں۔ یہ ذلت اور رسوائی تو ان کے لیے دنیا میں ہے اور آخرت میں ان کے لیے اس سے بھی بڑی سزا ہے۔

آیت نمبر:34

* مگر جو لوگ توبہ کر لیں

جو لوگ توبہ کر لیں تو وہ ایسے ہیں جیسے انہوں نے گناہ کیا ہی نہیں جس کی توبہ اللہ نے قبول کر لی۔

* مگر جو لوگ توبہ کر لیں قبل اس کے کہ تم ان پر قابو پا جاؤ۔

جیسا کہ مکہ والوں نے توبہ کر لی تھی مکہ والوں نے فتح مکہ سے پہلے اسلام قبول کر لیا تو پھر ان کے اوپر کسی کو ہاتھ اٹھانے کی اجازت نہیں تھی۔

* مگر جو لوگ توبہ کر لیں قبل اس کے کہ تم ان پر قابو پاؤ تو تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

آیت نمبر:35

* اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کے قرب کا ذریعہ تلاش کرو۔

اللہ کے قرب کا ذریعہ تلاش کرو۔

کن کن چیزوں سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے؟؟؟

جنرل دیکھا جائے تو ساری نیکیاں ہی اللہ کے قرب کا باعث بنتی ہیں۔

لیکن نماز۔۔۔ نماز میں مومن اللہ تعالی سے سرگوشیاں کرتا ہے۔

پھر سجدے کے بارے میں اللہ تعالی خود قرآن پاک میں فرماتے ہیں کہ سجدہ کرو اور میرے نزدیک ہو جاؤ۔

اسی طرح جو قرآن پاک ہے یہ اللہ تعالی کی رسی ہے اس کے ذریعے انسان اللہ کے قریب ہوتا ہے۔

قرآن پاک پڑھنے پڑھانے والوں کو اللہ تعالی نے اہل قرآن اور اپنا گروہ کہا ہے کہ یہ اللہ والے بندے ہیں۔

تو ان چیزوں کے ذریعے اللہ تعالی کا قرب حاصل کرنا چاہیے۔

تہجد کے وقت میں اللہ تعالی زمین والے آسمان پہ ہوتے ہیں تو اس ٹائم پہ اللہ کے بہت قریب انسان ہو سکتا ہے۔

* اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کے قرب کا ذریعہ تلاش کرو اور اس کے راستے میں جدوجہد کرو تاکہ تمہیں کامیابی نصیب ہو۔

آیت نمبر:36تا38

* خوب جان لو کہ جن لوگوں نے کفر کا رویہ اختیار کیا اگر ان کے قبضے میں ساری زمین کی دولت ہو اور اتنی مزید اور اس کے جیسی اور وہ چاہیں کہ اسے فدیے میں دے کے قیامت کے دن کے عذاب سے خود کو بچا لیں تو تب بھی وہ فدیہ ان سے قبول نہ کیا جائے گا اور انہیں دردناک سزا مل کر رہے گی۔

* وہ چاہیں گے کہ دوزخ کی آگ سے نکل بھاگیں مگر نہ نکل سکیں گے اور انہیں ہمیشہ کا قائم رہنے والا عذاب دیا جائے گا۔

* اور چور۔۔۔ چاہے وہ چور عورت ہو یا مرد ہو دونوں کے ہاتھ کاٹ ڈالو یہ ان کی کمائی کا بدلہ ہے۔ اور اللہ کی طرف سے عبرتناک سزا ہے اللہ کی قدرت سب پر غالب ہے۔

یہ کوئی ظلم نہیں ہے کہ اگر کوئی چور کے ہاتھ کاٹ دے۔ بلکہ اسلام جو ہے وہ امن کا مذہب ہے۔ جان کی حفاظت کے لیے اللہ تعالی نے قتل حرام کیا ہے۔ ایمان کی حفاظت کے لیے شرک حرام ہے۔ عقل کی حفاظت کے لیے شراب حرام ہے۔ عزت کی حفاظت کے لیے زنا حرام ہے۔ اور مال کی حفاظت کے لیے چوری حرام ہے۔۔۔

تو یہ ہمارے امن والے مذہب اسلام کی تعلیمات ہیں۔

آیت نمبر:39 تا 41

* پھر جو کوئی ظلم کرنے کی بات توبہ کر لے اور اپنی اصلاح کر لے تو اللہ تعالی اس کو معاف کرنے والا ہے بے شک اللہ تعالی غفور الرحیم ہے۔

* کیا تم جانتے نہیں ہو کہ اللہ زمین اور آسمانوں کی سلطنت کا مالک ہے جسے چاہے اللہ سزا دے اور جسے چاہے معاف کر دے وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔

* اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم! تمہارے لیے باعث رنج نہ ہوں وہ لوگ جو کفر کی راہ میں بڑی کوشش دکھا رہے ہیں خواہ وہ ان میں سے ہوں جو منہ سے کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے مگر دل ان کے ایمان نہیں

لائے (یعنی منافقین) یا ان میں سے ہوں جو یہودی بن گئے ہیں جن کا حال یہ ہے کہ جھوٹ کے لیے کان لگاتے ہیں اور دوسرے لوگوں کی خاطر جو تمہارے پاس نہیں آئے سن گھن لیتے پھرتے ہیں کتاب اللہ کے الفاظ کو ان کا صحیح محل متعین ہونے کے باوجود اصل معنی سے پھیر دیتے ہیں (یہ یہودیوں کی حرکتیں بتائی جارہی ہیں) اور وہ لوگوں سے کہتے ہیں کہ اگر تمہیں یہ حکم دیا جائے تو مانو اور اگر اس کے سوا دوسرا حکم دیا جائے تو نہ مانو۔ جسے اللہ ہی نے فتنے میں ڈالنے کا ارادہ کر لیا ہو اس کو اللہ کی گرفت سے بچانے کے لیے تم کچھ نہیں کرسکتے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے پاک کرنا نہ چاہا۔ ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں سخت سزا ہے۔

جو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرے گا اس کے لیے تو دنیا اور آخرت میں رسوائی اور عذاب ہی ہے۔

آیت نمبر:42

* یہ جھوٹ سننے والے اور حرام کے مال کھانے والے ہیں۔ لہٰذا اگر یہ تمہارے پاس اپنے مقدمات لے کر آئیں تو تمہیں اختیار دیا جاتا ہے چاہے ان کا فیصلہ کرو ورنہ انکار کر دو۔ اور اگر تم انکار کر دو تو یہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اور فیصلہ کرو تو پھر ٹھیک ٹھیک انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔

اگر فیصلہ کرنا ہے تو چاہے مسلمان ہے یا غیر مسلمان سب کے درمیان انصاف کے ساتھ ہی فیصلہ کرنا ہے۔

* اور اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

آیت نمبر:43 تا 45

* اور یہ تمہیں کیسے حاکم منصف بناتے ہیں جبکہ ان کے اپنے پاس تورات موجود ہے جس میں اللہ کا حکم لکھا ہوا ہے اور پھر یہ اس سے منہ موڑ رہے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ ایمان ہی نہیں رکھتے۔

* ہم نے تورات نازل کی جس میں ہدایت اور نور ہے۔ سارے نبی جو مسلم تھے اسی کے مطابق یہودی بن جانے والوں کے معاملات کا فیصلہ کرتے تھے اور اسی طرح ربانی اور احبار بھی۔ کیوں کہ انہیں کتاب اللہ کی حفاظت کا ذمہ دیا گیا تھا اور وہ اس پر گواہ تھے۔ پس تم لوگوں سے نہ ڈرو۔ بلکہ مجھ سے ڈرو۔ اور میری آیات کو ذرا ذرا سے معاوضے لے کر بیچنا چھوڑ دو۔ جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی کافر ہیں۔

* تورات میں ہم نے یہودیوں پر یہ حکم لکھ دیا تھا کہ جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان، دانت کے بدلے دانت، اور تمام زخموں کے لیے برابر کا بدلہ ہے پھر جو قصاص کو صدقہ کر دے تو وہ اس کے لیے کفارہ ہے اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں۔

جو کسی کے ظلم کو معاف کرے گا تو اللہ تعالی قیامت والے دن اسے عزت والا لباس پہنائیں گے اور اسے بھی معاف کریں گے۔ تو جو قصاص کا بدلہ نہ لے اور اس کو صدقہ کر دے تو اس کے لیے بہت زیادہ اجر و ثواب دنیا اور آخرت دونوں میں ہی۔۔۔

اور قصاص کا حکم جس طرح اسلام میں ہے ایسے ہی اسلام سے پہلے جو تورات تھی اس میں بھی یہی احکامات موجود تھے۔ حتیٰ کہ اگر جو زخم ہیں تو ان کا بھی اسی طرح سے بدلہ موجود ہے۔

آیت نمبر:46 تا 47

* پھر ہم نے ان پیغمبروں کے بعد مریم کے بیٹے عیسی کو بھیجا۔ تورات میں سے جو کچھ اس کے سامنے موجود تھا وہ اس کی تصدیق کرنے والا تھا اور ہم نے اس کو انجیل عطا کی جس میں رہنمائی اور نور ہے۔ اور وہ بھی تورات میں سے جو کچھ اس وقت موجود تھا اس کی تصدیق کرنے والی کتاب تھی۔ اور متقی لوگوں کے لیے سراسر ہدایت و نصیحت تھی۔

* ہمارا حکم تھا کہ اہل انجیل اس قانون کے مطابق فیصلہ کریں جو اللہ نے انجیل میں نازل کیا ہے اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں تو وہی فاسق ہیں۔

اور جب کوئی کسی بھی قوم میں جو لوگ اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے اور کتاب اللہ کے خلاف فیصلہ کرنا شروع کر دیتے ہیں تو یہ بہت سخت ظلم ہے، کفر ہے اور ایسی قوموں میں پھر اللہ تعالی فقر اور فاقہ، غربت تنگدستی ان چیزوں کو بڑھا دیتے ہیں۔

آیت نمبر:48

* اے میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے تمہاری طرف یہ کتاب بھیجی جو حق لے کر آئی ہے اور کتاب میں سے جو کچھ اس کے آگے موجود ہے اس کی تصدیق کرنے والی ہے اور اس کی محافظ اور نگہبان ہے۔ لہٰذا تم اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق لوگوں کے معاملات کا فیصلہ کرو۔ اور جو حق تمہارے پاس آچکا ہے اس کے مطابق فیصلہ کرو اور لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کرو۔ ہم نے تم میں سے ہر ایک کے لیے ایک شریعت اور ایک راہ عمل مقرر کی ہے اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک امت بھی بنا سکتا تھا۔

زبردستی ایک امت بنا دیتا دیکھیں یہ جو آزادی ہے یہی آزمائش ہے۔

* لیکن اس نے یہ اس لیے کیا کہ جو کچھ اس نے تم لوگوں کو دیا ہے اس میں تمہاری آزمائش کرے لہٰذا بھلائیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرو (نیکیوں میں دوڑ لگاؤ) آخر کار تم سب کو اللہ کی طرف پلٹ کر جانا ہے پھر وہ تمہیں اصل حقیقت بتا دے گا جس میں تم اختلاف کرتے رہے ہو۔

آیت نمبر:49 تا50

* پس اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق ان لوگوں کے معاملات کا فیصلہ کرو اور ان کی خواہشات کی پیروی نہ کرو اور ہوشیار رہو یہ لوگ تم کو فتنے میں ڈال کر اس ہدایت سے ذرابرابر دور نہ کرنے پائے جو اللہ نے تمہاری طرف نازل کی ہے۔ پھر اگر یہ اس سے منہ موڑ جائیں تو جان لو کہ اللہ نے ان کے بعض گناہوں کی پاداش میں انہیں مصیبت میں مبتلا کرنے کا ارادہ کر لیا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ ان میں سے اکثر لوگ فاسق ہیں۔

* اگر یہ اللہ کے کاموں سے منہ موڑتے ہیں تو کیا پھر جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں۔ حالانکہ جو لوگ اللہ پر یقین رکھتے ہیں ان کے نزدیک اللہ سے بہتر فیصلہ کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

آیت نمبر:51

* اے لوگو جو ایمان لائے ہو! یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا رفیق نہ بناؤ یہ آپس ہی میں ایک دوسرے کے رفیق اور دوست ہیں۔ اگر تم میں سے کوئی ان کو اپنا دوست بناتا ہے تو اس کا شمار بھی پھر انہی میں سے ہو گا۔

عام معاملات میں تو ان سے اچھے تعلقات رکھے جا سکتے ہیں لیکن جیسے قوم کے راز ہوتے ہیں وہ نہیں دینے چاہیے۔ حتیٰ کہ اہل کتاب کے ساتھ شادی بھی جائز ہے۔ جو مسلمان مرد ہیں وہ اہل کتاب عورت سے شادی بھی کر سکتے ہیں لیکن ان کو قوم کے راز نہیں دینے چاہیے۔ عام جو زندگی کے معاملات ہیں اس حد تک ان سے تعلق رکھا جا سکتا ہے ان کا کھانا بھی حلال ہے۔

* یقیناً اللہ ظالموں کو اپنی رہنمائی سے محروم کر دیتا ہے۔

آیت نمبر:52

* تم دیکھتے ہو کہ جن کے دلوں میں نفاق کی بیماری ہے وہ انہی میں دوڑ دھوپ کرتے پھرتے ہیں۔ کہتے ہیں ہمیں ڈر لگتا ہے کہ ہم کسی مصیبت کے چکر میں نہ پھنس جائیں۔

جو منافق ہیں وہ اہل کتاب سے ڈرتے ہیں کہ ان کے کسی ہم چکر میں نہ پھنس جائیں

* مگر بعید نہیں کہ اللہ جب تمہیں فیصلہ کن فتح بخشے گا یا اپنی طرف سے کوئی اور بات ظاہر کرے گا تو یہ لوگ اپنے اس نفاق پر جسے یہ دل میں چھپائے ہوئے ہیں نادم ہوں گے۔

آیت نمبر:53 تا54

* اس وقت یہ اہل ایمان کہیں گے کیا یہ وہی لوگ ہیں جو اللہ کے نام پہ بڑی بڑی قسمیں کھا کر یقین دلاتے تھے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ ان کے سب اعمال ضائع ہو گئے اور آخر کار یہ ناکام اور خسارہ پانے والے ہوں گے۔

* اے لوگو جو ایمان لائے ہو اگر تم میں سے کوئی اپنے دین سے پھرتا ہے تو پھر جائے۔ اللہ دوسرے بہت سے ایسے لوگوں کو پیدا کرے گا جو اللہ کو محبوب ہوں گے اور اللہ ان کو محبوب ہو گا جو مومنوں پر نرم اور کفار پر سخت ہوں گے جو اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے

تو اللہ تعالی جن لوگوں سے محبت کرتا ان کی صفات بیان فرمارہے ہیں کہ وہ مومنوں پہ نرم ہوتے ہیں اور کافروں پہ سخت ہوتے ہیں اور اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہیں۔ جو دنیا کا مال ہے اس کے ذریعے ہم نہ سمجھیں کہ اللہ تعالی اس سے بہت محبت کرتا ہے دنیا کا مال تو اللہ تعالی کافر کو بھی دیتا ہے اور مومن کو بھی دیتا ہے۔ لیکن ہدایت اللہ تعالی صرف ان کو دیتا ہے جن سے اللہ تعالی محبت کرتا ہے اور ایمان والے ہی ہیں کہ جو اللہ سے بھی شدید محبت کرتے ہیں۔

* یہ لوگ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت نہ ڈریں گے یہ اللہ کا فضل ہے جس سے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ بہت وسعت والا خوب علم والا ہے۔

آیت نمبر:55 تا57

* تمہارے رفیق تو حقیقت میں صرف اللہ اور اللہ کا رسول اور وہ اہل ایمان ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ کے آگے جھکنے والے ہیں۔(یہ اللہ کے دوست ہیں)۔۔۔

* اور جو اللہ اور اس کے رسول اور اہل ایمان کو اپنا رفیق بنا لے اسے معلوم ہو کہ اللہ کی جماعت ہی غالب آکر رہے گی۔

* اے لوگو جو ایمان لائے ہو تمہارے پیش رو اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے تمہارے دین کو مذاق اور تفریح کا سامان بنالیا ھے انہیں اور دوسرے کافروں کو اپنا دوست اور ساتھی رفیق نہ بناؤ اللہ سے ڈرو اگر تم مومن ہو۔

آیت نمبر:58

* جب تم نماز کے لیے پکارتے ہو(منادی کرتے ہو اذان دیتے ہو)تو یہ کافر اس کا مذاق اڑاتے ہیں اور اس سے کھیلتے ہیں۔

دین کا مذاق اڑاتے ہیں کیونکہ سمجھ ہی نہیں ہے نا کہ یہ سچا دین ھے۔حالانکہ اذان کو تو خاموشی سے سننا چاہیے۔

اور ہم مسلمانوں کے لیے کیا حکم ہے کہ جب اذان ہو تو اس کا جواب دو اور اذان کے جواب دینے کا کیا طریقہ ہے کہ جو الفاظ موذن پکار رہا ہو وہی الفاظ خاموشی سے آہستہ آہستہ دل میں پکارنے چاہیے اور جب وہ کہے حی علی الصلوۃ، حی علی الفلاح تو اس وقت لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہنا چاہیے باقی جو الفاظ موذن کہہ رہا ہو وہی الفاظ پیچھے پیچھے کہنے چاہیے یہی اذان کا جواب ہے۔

اس کے بعد اگر درود پاک پڑھ کے تو انسان جو کوئی بھی دعا مانگے وہ دعا قبول ہوتی ہے پھر اذان کے بعد درود پاک پڑھ کے اگر ہم رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وسیلے کی دعا مانگیں گے تو پھر قیامت والے دن ان شاءاللہ ان شاءاللہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے لازمی شفاعت کریں گے۔

* جب تم نماز کے لیے پکارتے ہو تو وہ اس کا مذاق اڑاتے ہیں اور اس سے کھیلتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ عقل نہیں رکھتے۔

آیت نمبر:59تا60

* ان سے کہو اے اہل کتاب تم جس بات پر ہم سے بگڑے ہو وہ اس کے سوا اور کیا ہے کہ ہم اللہ پر اور دین کی اس تعلیم پر ایمان لے آئے ہیں جو ہماری طرف نازل ہوئی ہے اور ہم سے پہلے بھی نازل ہوئی تھی اور تم میں سے اکثر لوگ فاسق ہیں۔

* پھر کہو کیا میں ان لوگوں کی نشان دہی کروں جن کا انجام خدا کے ہاں فاسقوں کے انجام سے بھی بدتر ہے۔وہ جن پر اللہ نے لعنت کی۔جن پر اس کا غضب ٹوٹا جن میں سے بندر اور سور بنائے گئے جنہوں نے طاغوت کی بندگی کی ان کا درجہ اور بھی زیادہ برا ہے اور وہ سیدھے راستے سے بہت زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں۔

جو اللہ کے احکامات کا مذاق اڑاتے ہیں ان کا پھر یہی انجام ہوتا ہے۔

آیت نمبر61:

* جب یہ تم لوگوں کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے۔حالانکہ کفر لیے ہوئے آتے ہیں اور کفر ہی لیے ہوئے واپس چلے جاتے ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ یہ دلوں میں چھپائے ہوئے ہیں۔

یعنی کفر کو چھپائے ہوئے ہیں اور سامنے آ کے کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے۔۔۔

آیت نمبر:62 تا 63

* تم دیکھتے ہو کہ ان میں بکثرت لوگ گناہ اور ظلم اور زیادتی کے کاموں میں کوشش کر رہے ہیں اور حرام کے مال کھاتے ہیں۔ بہت بری حرکات ہیں جو یہ کر رہے ہیں۔

* کیونکہ ان کے علماء اور ربانی انھیں گناہ پر زبان کھولنے اور حرام کھانے سے نہیں روکتے۔ یقیناً بہت ہی برا کارنامہ زندگی ہے جو یہ تیار کر رہے ہیں۔

برائی سے منع نہ کرنے والا بھی ویسا ہی ہے جیسے برائی کرنے والا ہو تو اگر کوئی برائی کو دیکھے اور اس کو کسی بھی لیول پہ برا نہ جانے اور نہ روکے نہ دل میں برا جانے نہ زبان سے روکے نہ ہاتھ سے روکے تو وہ خود بھی ایسے ہی ہے جیسے وہ برائی میں پڑ گیا ہو۔

آیت نمبر:64 تا 66

* یہودی کہتے ہیں کہ اللہ کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں باندھے کے ان کے ہاتھ اور لعنت پڑی ان کی اس بکواس پر جو یہ کرتے ہیں اللہ کے ہاتھ تو کشادہ ہیں اللہ جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جو کلام تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے وہ ان میں سے اکثر لوگوں کی سرکشی اور باطل پرستی کا سبب بن گیا ہے۔ اور اس کی پاداش میں ہم نے ان کے درمیان قیامت تک کے لیے عداوت اور دشمنی ڈال دی ہے۔ جب کبھی یہ جنگ کی آگ بھڑکاتے ہیں تو اللہ اس کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔ یہ زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں مگر اللہ فساد برپا کرنے والوں کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔

* اور اگر یہ لوگ اطاعت کرتے اور یہ اہل کتاب ایمان لے آتے اور تقوی کی روش اختیار کرتے تو ہم ان کی برائیاں ان سے دور کر دیتے اور ان کو نعمت بھری جنتوں میں پہنچاتے۔

* کاش انہوں نے تورات اور انجیل اور ان جیسی دوسری کتابوں کو قائم کیا ہوتا جو ان کے رب کی طرف سے ان کے پاس بھیجی گئی تھیں۔ اگر وہ ایسا کرتے تو ان کے لیے اوپر سے رزق برستا اور نیچے سے بھی رزق ابلتا۔

یعنی اوپر سے بارش ہوتی اور زمین سے نباتات ہوتی۔

* اگرچہ ان میں کچھ لوگ نیک بھی ہیں لیکن ان کی اکثریت سخت بد عمل ہے۔

آیت نمبر:67

* اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے۔

یعنی قرآن پاک اور سنت۔۔ سنت بھی اس وجہ سے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنے منہ سے کچھ نہیں کہتے تھے مگر جو ان کی طرف وحی کیا جاتا تھا۔

* اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے وہ لوگوں تک پہنچادو۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اس کی پیغمبری کا حق ادا نہ کیا۔ اللہ تم کو لوگوں کے شر سے بچانے والا ہے۔ یقین رکھو وہ کافروں کو تمہارے مقابلے میں کامیابی کی راہ ہرگز نہ دکھائے گا۔

آیت نمبر:68

* صاف کہہ دو کہ اے اہل کتاب تم ہرگز کسی اصل پر نہیں ہو جب تک کہ تورات اور انجیل اور ان دوسری کتابوں کو قائم نہ کرو جو تمہارے رب کی طرف سے نازل کی گئی ہیں ضرور ہے کہ یہ فرمان جو تم پر نازل کیا گیا ہے ان میں سے اکثر کی سرکشی اور انکار کو اور زیادہ بڑھادے گا۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کافروں پر افسوس نہ کریں۔

کیونکہ کافر اپنے اوپر خود ہی خود ظلم کر رہے ہیں تو ان کے اوپر افسوس کرنے کا فائدہ کیا ہے۔۔۔۔

آیت نمبر:69

* بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے چاہے وہ یہودی ہوں یا صابی ہوں یا عیسائی ہوں جو بھی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لائے گا اور نیک عمل کرے گا بے شک اس کے لیے نہ کسی خوف کا مقام ہے اور نہ کسی رنج کا۔

تو جو ایمان ہے اور ایمان کے ساتھ جب نیک اعمال ہوں عمل صالح ہوں تو یہ دونوں چیزیں انسان کو خوف اور غم ان دو چیزوں سے نجات دے دیتی ہیں اور خوف اور غم ایسی چیز ہے کہ جو انسان کو اگر بہت زیادہ ہو جائے تو انسان کی صلاحیتیں ہی ماری جاتی ہیں۔ لیکن اگر ایمان ہو اور عمل صالح ہو تو پھر دنیا میں کسی بندے کا خوف نہیں رہتا اور نہ ہی کسی کی بات غمگین کرتی ہے۔

آیت نمبر:70 تا 71

* ہم نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا اور ان کی طرف بہت سے رسول بھیجے مگر جب کبھی ان کے پاس کوئی رسول ان کی خواہشات نفس کے خلاف کوئی چیز لے کر آیا تو کسی نے ان رسولوں کو جھٹلایا اور کسی رسول کو انہوں نے قتل کر ڈالا۔

* اور اپنے نزدیک یہ سمجھے کہ کوئی فتنہ ہی رونما نہ ہو گا۔

انبیاء کو بھی قتل کر کے سمجھتے تھے کہ جیسے کوئی بہت ہی چھوٹا سا کام کیا ہو۔

* اس لیے یہ اندھے اور بہرے بن گئے پھر اللہ نے انہیں معاف کیا تو ان میں سے اکثر لوگ اور زیادہ اندھے اور بہرے بنتے چلے گئے اللہ ان کی یہ سب حرکات دیکھ رہا ہے۔

آیت نمبر:72 تا 75

* یقیناً کفر کی ان لوگوں نے جنہوں نے کہا کہ اللہ مسیح ابن مریم ہی ہے حالانکہ مسیح علیہ السلام نے کہا تھا اے بنی اسرائیل اللہ کی بندگی کرو جو میرا رب بھی ہے اور تمہارا رب بھی ہے۔ اور جس نے اللہ کے

ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا اس پر اللہ نے جنت حرام کر دی ہے اور ایسے شخص کا ٹھکانہ جہنم ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہو گا۔

* یقیناً کفر کیا ان لوگوں نے جنہوں نے کہا اللہ تین میں سے ایک ہے۔ حالانکہ اے خدا کے سوا کوئی خدا نہیں۔ اگر یہ لوگ اپنی ان باتوں سے باز نہ آئے تو ان میں سے جس جس نے کفر کیا ہے اس کو دردناک سزا دی جائے گی۔

* پھر کیا یہ اللہ سے توبہ نہ کریں گے اور اس سے معافی نہ مانگیں گے۔ بے شک اللہ بہت درگزر فرمانے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

* مسیح ابن مریم اس کے سوا کچھ نہیں کہ بس ایک رسول تھا۔ اس سے پہلے اور بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں اور اس کی ماں ایک سچی عورت تھی اور وہ دونوں کھانا کھاتے تھے۔ دیکھو ہم کس طرح ان کے سامنے حقیقت کی نشانیاں واضح کرتے ہیں۔ پھر دیکھو یہ کدھر الٹے پھیرے جاتے ہیں۔

دونوں انسان تھے اب اللہ تعالی عقلی دلیل دے رہے ہیں کہ وہ دونوں انسان تھے دونوں کھانا کھاتے تھے دونوں کو بھوک لگتی تھی تو کیسے تم لوگ ان کو خدا بنا سکتے ہو کہ جو کھانا بھی کھا رہے ہیں جن کو بھوک بھی لگ رہی ہے۔

آیت نمبر:76 تا78

* ان سے کہو کیا تم اللہ کو چھوڑ کر اس کی عبادت کرتے ہو جو نہ تمہارے لیے نقصان کا اختیار رکھتا ہے اور نہ نفع کا۔ حالانکہ سب کی سننے والا اور سب کچھ جاننے والا تو اللہ ہی ہے۔

* کہو اے اہل کتاب! اپنے دین میں ناحق غلو نہ کرو اور ان لوگوں کے خیالات کی پیروی نہ کرو جو تم سے پہلے خود گمراہ ہوئے اور بہت سو کو انہوں نے گمراہ کیا اور سیدھے راستے سے بھٹک گئے۔

* بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے ان پر داؤد اور عیسیٰ ابن مریم کی زبان سے لعنت کی گئی کیونکہ وہ سرکش ہو چکے تھے۔

تو ایسے لوگ جو سرکش ہو جائیں جو لوگوں پہ زیادتیاں کرنے لگیں جو اپنے نفس پہ زیادتیاں کرنے لگیں اللہ کی آیات کا مذاق اڑانے لگیں تو پھر ان پہ بعض دفعہ پیغمبر بھی لعنت بھیجتے ہیں۔

آیت نمبر:79تا82

* انہوں نے ایک دوسرے کو برے افعال کے ارتکاب سے روکنا چھوڑ دیا تھا بہت ہی طرز عمل تھا جو انہوں نے اختیار کیا۔

* آج تم ان میں بکثرت ایسے لوگ دیکھتے ہو جو اہل ایمان کے مقابلے میں کفار کی حمایت کرتے ہیں۔ یقیناً بہت برا انجام ہے جس کی تیاری ان کے نفسوں نے کی ہے۔ اللہ ان پر غضب ناک ہو گیا ہے اور وہ ہمیشہ کے عذاب میں مبتلا ہونے والے ہیں۔

* اگر فی الواقع یہ لوگ اللہ اور پیغمبر اور اس چیز کے ماننے والے ہوتے جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے تو کبھی اہل ایمان کے مقابلے میں کافروں کو اپنا دوست نہ بناتے مگر ان میں سے تو اکثر لوگ اللہ کی عطا سے دور نکل چکے ہیں اور وہی فاسق ہیں۔

* تم اہل ایمان کی عداوت میں سب سے زیادہ شدید یہود اور مشرکین کو پاؤ گے اور ایمان لانے والوں کے لیے دوستی میں قریب تر ان لوگوں کو پاؤ گے جنہوں نے کہا تھا کہ ہم نصاریٰ ہیں یہ اس وجہ سے کہ ان میں عبادت گزار علماء اور اللہ والے پائے جاتے ہیں اور ان میں غرور نفس نہیں ہے یہ تکبر نہیں کرتے۔

تو جو تکبر نہیں کرتے وہی افضل لوگ ہیں وہ ہر ایک کے ساتھ بنا کے رکھتے ہیں وہ ہر ایک کے ساتھ رہ سکتے ہیں۔۔۔۔

اللہ تعالی ہمیں بھی عاجزی اختیار کرنے والا بنائے اور تکبر سے بچائے کیونکہ تکبر تو سب نیکیوں کو کھا جانے والا ہے۔۔۔

و آخر و دعونا ان الحمدللہ رب العالمین

سبحانک اللھم وبحمدک نشھد ان لا الہ الا انت نستغفرک ونتوب الیک۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

فائل صدقہ جاریہ کی نیت سے ہر جگہ شئر کرنے کی اجازت ہے۔

Contact No: Zahida Yasir (+92 332-5919409)

Sadia Alam (+92 333 -1305574)